تحريك سبّابه؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

تشہد میں شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینی چاہیے یا نہیں؟ یہ کافی اہم مسئلہ ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق حرکت دینا بھی درست ہے اور اگر حرکت نہ دی جائے، تو بھی جائز ہے۔ یہ دونوں طریقے سنت سے ثابت ہیں، ان میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

تحريك والي حديث :

❀ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ، فَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهٗ، فَرَأَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا، يَدْعُو بِهَا .

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا، نیز اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور بائیں گھٹنے پر اور اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا۔ پھر اپنی انگلیوں کو بند کر کے دائرہ بنایا، پھر اپنی (شہادت والی) انگلی کو اٹھا لیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حرکت دے کر اس کے ساتھ دُعا کر رہے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 318/4، سنن النّسائي : 890، 1269، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ابن جارود (208)، امام ابن خزیمہ (714) اور امام ابن حبان (1860) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

فِيهِ تَحْرِيكُهَا أَيْضًا .

''اس حدیث سے شہادت کی انگلی کو حرکت دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔''

(عَون المَعبود : 374/1)

حرکت والے الفاظ کو زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ کا تفرد قرار دینا اور ان الفاظ کو غیر محفوظ کہنا درست نہیں۔ زائدہ بن قدامہ ثقہ ثبت ہیں اور ثقہ کی زیادت قبول ہوتی ہے، نیز اشارہ والے الفاظ اور حرکت والے الفاظ دونوں میں کوئی منافعت نہیں۔ واللہ اعلم!

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں :

ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهٗ، فَرَأَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا، يَدْعُو بِهَا .

''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی (شہادت والی) انگلی کو اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حرکت دے رہے تھے اور اس کے ساتھ دُعا کر رہے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد : 318/4، سنن النّسائي : 890، 1269، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن جارود (208)، امام ابن خزیمہ (714) اور امام ابن حبان (860) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

عدم تحریک والی حدیث :

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے :

إِنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهٖ، وَلَا يُحَرِّكُهَا، وَيَقُولُ: إِنَّهَا مِذَبَّةُ الشَّيْطَانِ، وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

''وہ اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے، لیکن حرکت نہیں دیتے تھے، نیز بیان کرتے تھے کہ یہ شیطان کو بھگاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

(الثّقات لابن حبّان: 448/7، العِلَل للدّارقطني: 2899، وسندهٗ حسنٌ)

❁ نافع تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى؛ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَمُدُّهَا يُشِيرُ بِهَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ مُذْعِرَةُ الشَّيْطَانِ.

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی سبّابہ انگلی کو کھڑا کر کے اس کے ساتھ اشارہ کرتے، لیکن اسے حرکت نہیں دیتے تھے، نیز فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ انگلی شیطان کو خوفزدہ کرتی ہے۔''

(ذیل تاریخ بغداد لابن النجّار: 220/19، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُمُ اخْتَلَفُوا فِي تَحْرِيكِ أُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ؛ فَمِنْهُمْ مَّنْ رَّآى

تَحْرِيكَهَا، وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يَرَهُ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مَرْوِيٌّ فِي الْآثَارِ الصِّحَاحِ الْمُسْنَدَةِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَجَمِيعُهُ مُبَاحٌ .

''اہل علم کا سبّابہ انگلی کو حرکت دینے کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔بعض کا خیال ہے کہ اسے حرکت دینی چاہیے اور بعض اسے حرکت دینے کے قائل نہیں۔لیکن یہ دونوں طریقے رسول اللہ ﷺ سے صحیح اور متصل اسانید کے ساتھ ثابت ہیں،لہٰذا یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔''

(الاستذكار :1/478، تفسير القُرطبي :1/361)

❁ یہی موقف علامہ صنعانی رحمہ اللہ کا ہے۔(سُبُل السّلام :1/187-188)

❁ شارحِ جامع ترمذی، محدث مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ مَا قَالَ الرَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلُ الْأَمِيرُ .

''حق بات وہی ہے، جو رافعی اور محمد بن اسماعیل امیر (صنعانی) رحمہما اللہ نے فرمائی ہے۔''(تحفة الأحوذي :1/241)

یوں باہم معارض روایات میں جمع وتوفیق ہو جائے گی، وللہ الحمد۔

نوٹ :

اشارے اور تحریک سبابہ کے لیے تشہد کا کوئی حصہ خاص نہیں، بلکہ تشہد میں بیٹھتے ہی اشارہ شروع کر دینا چاہیے، جیسا کہ اس باب کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، لہٰذا لَا إِلٰهَ پر انگلی اٹھانا اور إِلَّا اللّٰهُ پر گرا دینا بے دلیل ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁